REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۷ وفا ۱۳۳۸ ہش ۱۷ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۶ جولائی۔ ٹیلیفون لائن خراب ہونے کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح مری سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ ہر آن اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا آقا درد شافی خدا اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے جملہ عوارض دور فرما کر صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ربوہ کے قرب و جوار میں مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی

تین ریلیف پارٹیوں نے متعدد دیہی بستیوں میں ملبہ اٹھانے کا کام کیا

ربوہ ۱۶ جولائی۔ ربوہ کے سیلاب زدہ نواحی دیہات میں ریلیف کا کام کرنے کے لئے کل مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تین امدادی پارٹیاں بھجوائی گئیں۔ ان میں سے ایک پارٹی نے چک منظر میں ۶ گھنٹے سے زائد عرصہ تک کام کر کے دو گرے ہوئے مکانات کا ملبہ اٹھایا۔ نیز ایک بڑے کمرے کی دیواریں تعمیر کیں۔ اور متعدد مکانات کی مرمت کا کام سرانجام دیا۔ دوسری پارٹی نے جو غلام "کا ٹھہ" نامی گاؤں میں بھیجی گئی تھی۔ وہاں ایک مکان کی گری ہوئی چھت کا ملبہ اٹھایا۔ تیسری پارٹی نے ربوہ کے شمالی جانب ڈیروں اور چاہات کا دورہ کیا۔ اس نے چاہ ٹاہلی والا پر ایک گرے ہوئے مکان کا ملبہ اٹھا کر جگہ کو صاف کیا اسی طرح ایک بوسیدہ دیوار کو گرا کر اس کے ملبہ کو صاف کیا۔ نیز چاہ بیریانوالہ میں ایک گرے ہوئے مکان کا ملبہ اٹھایا گیا۔ لائل پور جھنگ روڈ پر رجوعہ کے قریب نہر کے کنارے مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور کی طرف سے ایک امدادی کیمپ کھولا گیا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دو مہتمم صاحبان نے کل وہاں جا کر کیمپ کا معائنہ کیا۔

جاپان میں شدید بارشوں سے چار سو ہلاک

ٹوکیو ۱۶ جولائی۔ جنوب مغربی جاپان میں شدید بارشوں کے باعث ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۴۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ ڈوب کر مر گئے۔ اور باقی تودے گرنے سے ہلاک ہوئے۔ اب بارشوں کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ لیکن محکمہ موسمیات نے طوفان کی پیشگوئی کی ہے۔ اب تک ان بارشوں سے جاپان بھر میں یہ نقصان ہوئے ہیں۔ ۶۳۶ مقامات پر زمین بہہ گئی۔ کئی ہزار مکان تباہ ہو گئے۔ دو سو پشتے ٹوٹ گئے۔ ۹۰ پل بہہ گئے۔ ۳۴۸ جگہوں سے ریلوے لائنیں ٹوٹیں اور ۲۳ ہزار افراد بے گھر ہو گئے۔

افتراق پھیلانے والوں کو ملک کا دشمن تصور کیا جائیگا۔ جنرل اعظم خان

دیانتداری سے کام لیکر ملک کو مضبوط اور ترقی یافتہ بنانے کی اپیل

حیدر آباد ۱۶ جولائی۔ لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان وزیر بحالیات نے آج یہاں کہا ہے۔ کہ پاکستان میں علاقائی تعصب کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ جو لوگ پاکستانی عوام میں اختلافات پیدا کرنے کا موجب بنیں گے۔ انہیں قوم کا دشمن تصور کیا جائے گا۔ آپ نے پاکستانی عوام سے اپیل کی کہ دیانتداری سے کام کریں۔ تاکہ ملک کو مضبوط اور ترقی یافتہ بنانے میں کامیاب ہو سکیں۔ آپ نے کہا موجودہ حکومت عوام کی حکومت ہے۔ اور وہ عوام کی بہبود کے پیش نظر کام کر رہی ہے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ اختلافات مٹا کر پاکستان کی عظمت کا مقصد حاصل کریں۔ جنرل اعظم خان نے مہاجرین کی آباد کاری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دیہی آباد کاری کا کام اس سال کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔ حکومت اپنی پوری کوشش کر رہی ہے۔ کہ شہری علاقوں کی آباد کاری کا کام بھی جلد مکمل ہو جائے۔ آپ نے دعویدار مہاجرین سے اپیل کی۔ کہ وہ متعلقہ فارم صحیح صحیح پر کر کے حکومت کے کام میں آسانی پیدا کریں۔

آپ نے سماج دشمن عناصر کو تنبیہ کی اور کہا کہ چور بازاری ذخیرہ اندوزی اور سمگلنگ کرنے والوں کے لئے ملک میں کوئی جگہ نہیں۔ ان لوگوں کو اپنی اصلاح کرنی پڑے گی۔ یا حکومت کو انہیں راہ راست پر لانا پڑے گا۔ آپ نے عوام سے اپیل کی۔ کہ ایسی بداعمالیوں کی اطلاع حکومت کو پہنچائیں۔ آپ نے کہا کہ قانون کے سامنے سب کی حیثیت یکساں ہے اور قانون کسی کو معاف نہیں کرے گا۔ خواہ اس کی حیثیت کتنی ہی بلند کیوں نہ ہو۔

فارموں کی تاریخ بڑھا دی گئی

کراچی ۱۶ جولائی۔ لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان وزیر بحالیات نے مغربی پاکستان کے آفت زدہ علاقوں کے دعویدار مہاجرین کے لئے فارم سی ایس اور فارم سی۔ ایچ پیش کرنے کی آخری تاریخ میں تین دن کی توسیع کر دی ہے۔ اب اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ سیالکوٹ، جہلم، جھنگ، ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازیخان اور شیخوپورہ کے اضلاع کے دعویدار مہاجرین ان فارموں کو ۱۸ جولائی تک پیش کرنے کے مجاز ہیں۔ یاد رہے فارم پیش کرنے کی آخری تاریخ کل رات بارہ بجے ختم ہو گئی ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے کئی گاؤں نیست و نابود ہو گئے

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ نئی دہلی ریڈیو کے اعلان کے مطابق وادی کشمیر میں دریاؤں نے اپنا رخ بدل لیا ہے۔ جس کی وجہ سے متعدد دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ کم از کم ۶۰ پل بہہ گئے۔ جن کی وجہ سے عوام کو غلہ پہنچانے میں سخت دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۵۹ء

مصلحین کا مقام

(۳)

ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ تجدید احیائے دین کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے بندے مبعوث کرتا ہے۔ اور وہ ایسے بندوں کو مناسب حال اور بقدر ضرورت انبیاء علیہم السلام کی قوتیں عطا کرتا ہے۔ اور ان کی خود راہ نمائی کرتا ہے۔ ایسے لوگ شریعت کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ بلکہ بقول آپ کے

"ان کی کوششوں کا مقصد صرف اس حد تک ہوتا ہے کہ زمانے کے تقاضوں اور انسانی ذہن کی ناپختگی کے باعث رسول اللہ کے احکام کے جو پہلو ابھی تک واضح نہیں ہوئے تھے۔ انہیں واضح کر دیں۔"

آخر زیدی صاحب کے پاس وہ کونسی حجت ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسے بندے پیدا نہیں کرسکتا۔ یا ان کی راہ نمائی میں یہ کام کریں۔ حدیث ہے کہ

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہوں گے۔ اب اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جو کنز۔ قدوری۔ کافیہ پڑھ لے، وہ بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہو جاتا ہے۔ یقیناً ایسے علماء میں وہی شامل ہوں گے۔ جن کو بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام سے مماثلت تامہ حاصل ہو۔ بنی اسرائیل کی ایک صفت یہ تھی کہ وہ اللہ تعالےٰ سے راہ نمائی حاصل کرتے تھے۔ تاکہ وہ تورات کے مطابق حکم لگائیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیہ "یحکمون بالتوراۃ" سے واضح ہے۔ تورات بنی اسرائیل کے لئے کامل شریعت کی حامل کتاب تھی۔ اور جب تک اس کی شریعت عالمگیر قرآنی شریعت سے منسوخ نہیں ہوئی۔ بنی اسرائیل اس کے پابند تھے جب بنی اسرائیل کے لئے شریعت کامل موجود تھی۔ تو ایسے انبیاء کیوں نازل کئے گئے۔ ظاہر ہے کہ محض اس لئے کہ اس کامل شریعت کی محافظت اللہ تعالےٰ کی راہنمائی سے کریں۔ صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ تورات محرف ہو گئی تھی۔ آپ ایک بھی اسرائیلی نبی ایسا نہیں بتا سکتے جس نے تورات کی تصحیح کی ہو۔ اس لئے یہ کہنا کہ یہ انبیاء صرف اس لئے نازل ہوئے کہ تورات محرف ہو گئی تھی۔ صحیح نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ موجودہ تورات محرف و مبدل ہے۔ لیکن خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں فرماتے ہیں کہ میں شریعت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اسکو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ یہاں پورا کرنے کے وہی معنے ہیں جو فاضل مولانا زیدی نے کئے ہیں کہ زمانے کے تقاضوں اور انسانی ذہن کی ناپختگی کے باعث شریعت موسوی کے جو پہلو ابھی تک واضح نہیں ہوئے تھے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ان کو واضح کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔

فاضل مولانا ناظر صاحب زیدی اپنے مضمون میں جا بجا فرماتے ہیں "میرے نزدیک" "میری دانست میں" "عقل سے بھی واضح ہوتا ہے" وغیرہ وغیرہ"۔ یہاں کسی کی رائے یا کسی کی عقل کا سوال نہیں ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں اس کا کیا جواب ہے۔ ہم اپنے دعوے کے ثبوت میں مندرجہ ذیل نصوص پیش کرتے ہیں:۔

(۱) انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (آیۃ)

(۲) مابقی من النبوۃ الا المبشرات (حدیث)

(۳) علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (حدیث)

(۴) ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (حدیث)

آیہ مندرجہ بالا کی صورت میں حفاظت ذکر میں ظاہری و معنوی حفاظت دونوں شامل ہیں۔ صرف ظاہری حفاظت تک محدود کرنے کے لئے کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔

احادیث مندرجہ بالا واضح ہیں۔ ظاہر ہے کہ "میری رائے" اور "میری دانست" کے مقابلہ میں یہ نصوص بہت زیادہ وقعت رکھتی ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ عام اہل علم حضرات کی سعی و کوشش کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر مسلمان کی سعی و کوشش اس کے تعلق باللہ کی حد تک مفید ہو سکتی ہے۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ خیال کہ اب جو خود ساختہ اللہ تعالےٰ فروغ اسلام کے لئے کوئی اپنا بندہ قطعاً مبعوث نہیں کرسکتا غلط ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب یہ مان لیا جائے کہ اللہ تعالےٰ نے حفاظت ذکر کا ذمہ خود لیا ہے۔ تو یقیناً کامل راہ نمائی یا اصلاح اور شرعی الفاظ میں تجدید و احیائے دین صرف وہی بندے کرسکتے ہیں۔ جن کو مناسب وقت پر خود اللہ تعالےٰ مبعوث کرتا رہے گا۔ ہم نے علیٰ وجہ البصیرت یہ جان لیا ہے کہ "ظہر الفساد فی البر والبحر" کے زمانہ میں وہی شخص راہ نمائی کرسکتا ہے۔ جس کی بعثت کے متعلق بقول مودودی صاحب زبردست پیشگوئیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہوئی ہیں۔ جو حدیث لا المھدی الا عیسیٰ کے مطابق الامام المھدی اور مسیح ابن مریم کا دوہرا نام پائے گا۔ یعنی ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوگا۔

زیدی صاحب کا فرض ہے کہ وہ نصوص صریحہ سے ثابت کریں کہ تجدید احیائے دین میں اللہ تعالےٰ کا اب براہ راست کوئی دخل نہیں رہا۔ وہ کسی کو اس کام کے لئے مبعوث نہیں کرسکتا۔ محض یہ کہہ دینا کہ اس کی ضرورت نہیں رہی کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے دین کی اشاعت کے لئے آپ کی قیاس آرائی کا پابند نہیں ہے۔ اور حیرت ہے کہ آپ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے کہ آج غیر محرف قرآن کریم اور کامل اسوہ حسنہ کی موجودگی میں دنیا کی وہ حالت ہو چکی ہے جس کو قرآن کریم نے ظہر الفساد فی البر والبحر بتایا ہے اور باوجود کامل کتاب اور کامل اسوہ حسنہ کے فرقہ بندی اپنی تمام حد بندیوں کے ساتھ بڑھتی جارہی ہے۔ دجال اپنی تمام قوتوں کو میدان میں لے آیا ہے۔ وہ لوگ جن کو یہ امانت دی گئی تھی ان کی طاقت صفر سے بھی کم ہو چکی ہے۔ حیرت ہے کہ ایسی حالت میں بھی مولانا زیدی سمجھتے ہیں کہ وہ اہل علم حضرات جو حرف "حق" کے تلفظ پر خون خرابہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم اور اسوۂ حسنہ سے صحیح راہ نمائی خود بخود حاصل کر لیں گے۔ حضرت زیدی ایسے لوگوں کے آواز اٹھانے کی دیر ہے ؎

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

اگر انسان ایسے ہی سیدھے سادھے ہوتے تو اللہ تعالےٰ کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجنے کیوں پڑتے۔ بے شک آپ اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر کامل کتاب اور کامل اسوہ حسنہ سے راہ نمائی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہم آپ کو نہیں روکتے۔ لیکن یہ یاد رکھیئے آپ کی عقل ایک پھسلنی ڈھلوان ہے بڑے بڑے اہل علم حضرات اس پر پھسلتے رہے ہیں۔ ورنہ اتنے فرقے کیوں پیدا ہوتے۔ اور آپ کو آج بار بار کیوں عقل کے گھوڑے دوڑانے پڑتے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف کامل اور مؤثر رجوع کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اپنے بندوں کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔

لا تدرکہ الابصار وھو
یدرک الابصار

یعنی اللہ تعالےٰ کو حواس نہیں پا سکتے۔ بلکہ خود اللہ تعالےٰ حواس پر نزول اجلال فرماتا ہے۔ بے شک اس کو پانے کی سعی ہماری طرف سے ہونی چاہیئے۔ اگر ہماری فطرت میں یہ ملکہ ودیعت نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ ہمیں کیوں پکارتا۔ لیکن اس ملکہ کا صحیح جواب اسی وقت ملتا ہے جب وہ خود ہمیں پکارتا ہے۔ یہ حل کسی خاص

(باقی دیکھیں ص… پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں اپنی بعثت کی غرض مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمائی ہے

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔"

احباب کرام الفضل کی توسیع اشاعت بھی حضور کی بعثت کی اس غرض کو بہت حد تک پورا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح بھی آپ قوموں تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔

الفضل ربوہ

پاکستان کی قومی آئیڈیالوجی کی تشکیل

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب آف کراچی یونیورسٹی کا خطبۂ اسناد

{محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) صدر شعبۂ نفسیات کراچی یونیورسٹی نے مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۵۹ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے کانووکیشن میں جو فاضلانہ خطبۂ اسناد ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے انگریزی متن کا مکمل اردو ترجمہ افادۂ احباب کے لئے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)}

جنابِ پرنسپل، تعلیم الاسلام کالج کے ممبرانِ اسٹاف، اور ڈگری یافتہ نوجوانو! مَیں آپ کا ممنون ہوں اور ممنونیت کے اس اظہار کو ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے مجھے ازراہ تلطف اپنے سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد میں آپ سے خطاب کرنے اور اس طرح بعض باتیں گوش گزار کرنے کا موقع عنایت کر کے میری عزت افزائی فرمائی۔

بالعموم خطباتِ اسناد میں اُن مسائل کے بارے میں نوجوان طلبہ سے خطاب کیا جاتا ہے جن سے قریب مستقبل میں ان کا دوچار ہونا لازمی ہوتا ہے۔ بلاشبہ یہ طریق بہت مستحسن اور مبارک ہے اور بعض بہترین اور عظیم ترین خطبات ایسی عمدہ اور اعلیٰ ترین نصائح پر مشتمل ہیں جن سے نوجوان بہت کچھ سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو سنوار سکتے ہیں۔

کاش ہمنوائی کی ایک ادنیٰ تر کوشش کے ذریعہ ہی میں خطیبوں کے اس عظیم زمرے میں شامل ہو سکتا لیکن میرا یہ منصب نہیں اور نہ فی الوقت میں اسے مناسب ہی سمجھتا ہوں کہ اس طریق کو اختیار کر دوں۔

ہمہ گیر اہمیّت کے بعض مسائل

بات یہ ہے کہ آج کل ایک اور مسئلہ ہے جو اہلِ تعلیم کے پیشِ نظر ہے۔ اور ایک لحاظ سے ان کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے وہ مسئلہ ہمارے ملک میں تعلیمی فکر کے موجودہ رجحان سے تعلق رکھتا ہے۔

یوں تو اس وقت کئی اہم مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ یا یوں کہہ لیجئے کئی اہم مسائل دوبارہ اس طور سے ابھر کر ہمارے سامنے آ گئے ہیں کہ تعلیمی نظام کی از سرِ نو تشکیل کے پیشِ نظر ان پر غور و فکر اور اظہارِ خیال نہایت درجہ ضروری ہے۔ مثال کے طور پر یہی مسئلہ کہ ہمارے تعلیمی مدارج کا ڈھانچہ کیا ہو؟ یا مختلف مدارج کو کس طرح ترقی دی جائے؟ تحقیق اور ایجاد کے میدان کو وسعت دینے کی کیا صورت ہو؟ ذریعہ تعلیم کے طور پر انگریزی کی بجائے کونسی قومی زبان اختیار کرنے کا ابھی وقت آیا ہے یا نہیں؟ یہ اور اسی قسم کے دیگر مسائل آج کل ہمارے سامنے ہیں ان سب کی اہمیت اپنی اپنی جگہ اس درجہ مسلّم ہے کہ اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔ بعض اور مسائل بھی ہیں جنہیں حل کرنا ضروری ہے اور ان کی اہمیت اس امر کی متقاضی ہے کہ ان پر احتیاط اور سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جائے۔ لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ ان میں سے ایک مسئلے پر اگر تفصیل سے نہیں تو اختصار کے ساتھ ہی روشنی ڈال کر آپ لوگوں کو اسکی طرف توجہ دلاؤں ہو سکتا ہے میرا بیان تعلیم الاسلام کالج کے ممبرانِ اسٹاف، ڈگری یافتہ طلبہ اور اسیطرح بعض دوسرے دوستوں کو اس بات کی طرف مائل کر دے۔ کہ وہ اپنے اپنے مخصوص انداز میں ان مسائل پر غور کریں اور اس طرح ان مسائل کو حل کرنے میں ممد ثابت ہوں۔ جن میں سے بعض پاکستان کے تعلیمی نظام کے نقطۂ نگاہ سے بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

ان فکری مسائل میں سے ایک مسئلہ پاکستان کی قومی آئیڈیالوجی کی تشکیل یا تعریف کا مسئلہ ہے۔ دوسرا مسئلہ قومی کردار کی تعمیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ایک تیسرے مسئلے کا تعلق قومی ثقافت کو ترقی دینے سے ہے مَیں صرف پہلے مسئلے پر اکتفا کروں گا جو پاکستان کی قومی آئیڈیالوجی کی تشکیل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مَیں آپ کو یاد دلاؤں کہ ہمارے لئے تعلیم سے متعلق قومی آئیڈیالوجی کا سوال پیدا کیسے ہؤا؟ اس کیلئے ہمیں گزشتہ تاریخ پر نظر ڈالنی ہوگی۔

پاکستان کی قومی آئیڈیالوجی کا تاریخی پس منظر

سو اگر ہم اپنی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں تشکر کے ساتھ اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ برصغیر ہند و پاکستان کے مسلمانوں میں ترقی کی اس امنگ کا جو بالآخر پاکستان کو معرضِ وجود میں لانے کا موجب بنی شروع سے آخر تک تعلیم سے گہرا تعلق رہا ہے اور اس تعلق کو برصغیر کے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی اور سیاسی بیداری دونوں کے حق میں بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔

مسلمانوں کی یہ بیداری ہی تھی جس نے علی گڑھ کالج اور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ایسے اداروں کے وجود میں ایک معین شکل اختیار کی۔ یہ کالج آغاز کار ۱۸۷۵ء میں قائم ہؤا تھا اور ۱۹۲۱ء میں آ کر باقاعدہ ایک یونیورسٹی میں تبدیل ہؤا۔ ۱۹۰۶ء میں ہندوستانی مسلمانوں کے ایک وفد نے جو اس زمانے کے حالات کے مطابق پڑھے لکھے جاگیرداروں، تاجروں اور قانون پیشہ حضرات پر مشتمل تھا اس وقت کے وائسرائے لارڈ منٹو سے ملاقات کی اور ہندوستانی مسلمانوں کے لئے تین مراعات کی خاطر حکومت سے ضروری اقدام کا مطالبہ کیا وہ مراعات یہ تھیں:۔

۱۔ ملک کے قانون ساز اداروں اور لوکل باڈیز میں مناسب نمائندگی۔

۲۔ ملازمتوں میں مناسب حصّہ کی تعیین

۳۔ ایک آزاد یونیورسٹی کا قیام

بعد ازاں سالہا سال تک مسلمانانِ ہند آل انڈیا مسلم لیگ اور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی وساطت سے ان مطالبوں کو منوانے کیلئے جدوجہد کرتے رہے۔ ان دونوں مسلم تنظیموں کی قیادت مشترک ہی تھی۔ اس طرح تعلیمی اور سیاسی دونوں تحریکوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ رہا۔

بالآخر ۱۹۲۹ء میں علامہ سر محمد اقبال نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ الہ آباد کے خطبۂ صدارت میں ثقافتی آزادی کی بنا پر ایک علیحدہ مسلم مملکت کا خیال پیش کیا۔ مسلمان ثقافتی آزادی کے اس اصول کی اہمیت کو سمجھ چکے تھے چنانچہ آزاد مسلم یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ اسی بنیاد پر کیا گیا تھا ادھر آئینی اصلاحات سے متعلق انڈین رپورٹ (جو عرف عام میں نہرو رپورٹ کہلاتی ہے) بھی اس اصول کی صحت کو تسلیم کر چکی تھی۔ کیونکہ رپورٹ میں یہ امر صاف مذکور تھا کہ

ایک قوم کے اندر ثقافتی آزادی کا مطالبہ اسی طرح جائز ہے جس طرح کسی بین الاقوامی نظام میں قومی آزادی کا مطالبہ جائز متصوّر ہوتا ہے۔

ثقافتی آزادی کا اصول تسلیم ہو جانے کے بعد مسلمانوں کی ثقافتی آزادی کے تحفظ کے لئے ایک آزاد مسلم ریاست کی ضرورت تھی۔ سو وہ ضرورت ایک عرصہ کی جدوجہد کے بعد پاکستان کی شکل میں اس طرح پوری ہوئی کہ مسلمانوں کی ایک آزاد مملکت معرضِ وجود میں آ گئی۔

پہلی کُل پاکستان تعلیم کانفرنس

حکومت پاکستان کے لئے لازمی تھا کہ وہ سب سے پہلے تعلیم کی طرف توجہ دیتی چنانچہ ایسا ہی ہوا حکومت نے اولین فرصت میں پہلا تعمیری قدم یہی اٹھایا کہ اس نے ایک پانچ روزہ کل پاکستان تعلیم کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جو ۲۷ر نومبر سے یکم دسمبر ۱۹۴۷ء تک جاری رہی۔ اس کانفرنس نے بعض ایسے اداروں کو جنم دیا جن سے ہم برطانوی دورِ اقتدار میں روشناس ہو چکے تھے۔ یعنی تعلیمی مشاورتی بورڈ، بین الکلیاتی بورڈ، فنی تعلیم کی کونسل اور اسی طرح کے بعض دوسرے اداروں کے قیام کی سفارش کی گئی۔ کانفرنس نے یہ بھی قرار دیا۔ کہ پاکستان میں تعلیمی نظام کی تشکیل اسلامی آئیڈیالوجی کی بنیاد پر کی جائے گی۔ نیز اس امر پر بھی زور دیا کہ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی اور ان کی نشأۃ ثانیہ میں گہرا تعلق ہے۔ اس لئے اس تعلق کو اور زیادہ مضبوط کرنا ضروری ہے۔ قیامِ پاکستان کے ابتدائی سالوں میں تعلیمی سعی تیز ہو گئیں نئے سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں آیا۔ مختلف کمیشن مقرر ہوئے اور انہوں نے اپنی اپنی سفارشات پیش کیں۔ چونکہ پاکستان ایک مسلم تحریک کے نتیجے میں معرضِ وجود میں آیا تھا۔ اس لئے لازمی تھا کہ پاکستانی قائدین ماہرین تعلیم اور دوسرے اربابِ حل و عقد اسلامی اغراض کو پیشِ نظر رکھتے۔ یہ صحیح ہے کہ مغرب کی صنعتی اور مادی ترقی کی چکاچوند کے زیرِ اثر یہ نظریہ بھی ابھرا کہ تعلیم کا کسی برتر منتہائے مقصود سے کوئی تعلق نہیں۔ اس نظریہ کا لبِ لباب یہ ہے کہ تعلیم معاشرے کے لئے آلۂ کار کی حیثیت رکھتی ہے جس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ نوجوانوں کو مروجہ علوم و فنون سے آراستہ کرے۔ اس کی رو سے یہ امر خارج از بحث ہے۔ کہ تعلیم اُن مقاصد عالیہ کے حصول پر منتج ہوتی ہے۔ یا نہیں جنہیں مفکرین اور مذہبی پیشوا اہم سمجھتے اور وقعت دینے کے عادی ہیں۔ پاکستانی اندازِ فکر سختی سے اس نظریہ کا مخالف رہا ہے اس اندازِ فکر کا خاصہ یہ ہے کہ مادی نظریہ اور اس کے اخلاقی دیوالیہ پن سے پہلو تہی اختیار کی جائے۔ مغرب میں جبتک

سائنسی علوم و فنون، صنعت اور بالخصوص جنگی صنعت نے اس حد تک ترقی نہیں کی تھی۔ جس حد تک کہ اب ان میں ترقی ہو چکی ہے اس وقت تک ہر شخص پختہ ہو کر کہہ سکتا تھا کہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہو رہا ہے ہر شعبہ میں بظاہر "ترقی" دکھائی دے رہی تھی ان حالات میں ہر ملک کے نوجوان طبقہ کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ ہر اس اچھی یا بری جدوجہد میں شمولیت اختیار کرے جو اس نام نہاد "ترقی" کی رفتار کو تیز کرنے والی ہو لیکن بالآخر وہ مرحلہ بھی آ گیا جب یہی ترقی عالمی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہونے لگی۔ اور ہر طرف یہ چرچہ ہونے لگا کہ دنیا کو تباہی سے بچایا جائے۔ لیکن سوال یہ تھا کہ آخر دنیا کو تباہی سے بچایا کیونکر جائے؟ کیا یہ دنیا اور اس دنیا میں بسنے والا انسان کسی ایسے چیز کا حامل ہے جسے بچانا ضروری ہے؟ اگر دیکھا جائے تو مغرب میں پروان چڑھنے والے تعلیم کے سیکولر نظریئے اور اسکے اخلاقی دیوالیہ پن ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا تباہی کے کنارے آ لگی ہے۔ خوش قسمتی سے اب لوگوں میں جدید تعلیم کے اس کھوکھلے پن کا احساس پیدا ہو چکا ہے پاکستان کی ابتداء ہی سے یہ کوشش رہی ہے کہ تعلیم کو کھوکھلے نظریے سے دامن بچایا جائے۔ چنانچہ اسنے یہی فیصلہ کیا کہ پاکستان میں تعلیم کو خلا میں پنپنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ بلکہ اسکی بنیاد ایک ایسے نظریہ پر رکھی جائیگی جو بالآخر انسان اور دنیا کی بھلائی پر منتج ہو نہ کہ اسکی تباہی پر۔

(باقی)

اعانتِ الفضل

۱۔ مکرم حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ کے چھوٹے بھائی مکرم شیخ رشید احمد محمود صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ حج کا فریضہ ادا کر کے بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں حج مبارک کرے۔ آمین

نوٹ:۔ اسکی خوشی میں مکرم شیخ حافظ عزیز احمد صاحب نے مبلغ -/-/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائیگا

۲۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کراچی نمبر ۱ نے اپنے لڑکے عزیزم طارق محمود کی ٹائیفائڈ سے صحت یابی کی خوشی میں مبلغ -/-/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔۔۔۔۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت مکمل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(مینجر الفضل)

عزیزہ امۃ الحفیظ مرحومہ کی وفات

مختصر حالات اور احباب کی طرف سے تعزیت و ہمدردی کے پیغامات کا شکریہ

(از محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی)

ہماری بہو اور جناب ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان کی بڑی بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ مرحومہ کی اچانک وطن اور خویش و اقارب سے دور وفات پر احباب وغیرہ نے کثرت سے تعزیت و ہمدردی کے پیغامات بھیجے۔ یہ پیغامات پاکستان، ہندوستان اور دوسرے بیرونی ممالک سے آئے اور ہنوز ان کا سلسلہ جاری ہے۔ بہت سے ہمدرد ہمارے گھر لاہور تشریف لائے۔ انہوں نے آکر ہمیں تسلی دی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان کی دعائیں اور نیک خواہشوں کو ہمارے حق میں قبول فرمائے آمین

میں کوشش کر رہا ہوں فرداً فرداً بھی ان سب کی خدمت میں شکریہ کا خط لکھوں لیکن ہو سکتا ہے کچھ خط کسی نہ کسی وجہ سے رہ جائیں اس لئے اخبار کے ذریعہ ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سب سے پہلا پیغام مکرمنا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا تھا۔ اس کے بعد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی افراد کے پیغامات پہنچے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور بیگم صاحبہ نواب عبداللہ خانصاحب گھر پر تشریف لائے اور آکر تسلی دی جماعت لاہور و بیرون لاہور کے احباب بھی تشریف لائے۔ اسی طرح ہمارے عزیز بھی آئے۔ خدا تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ ان کی بروقت ہمدردی سے ہمارے دل کو ڈھارس ہوئی اور ہم نے محسوس کیا کہ ہمارے صدمے میں ایک کثیر تعداد احباب جماعت، دوستوں کی اور عزیزوں کی شریک ہے۔ جس سے ہمارا غم ہلکا ہوا اور ہم نے صبر کی توفیق پائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عزیزہ امۃ الحفیظ مرحومہ کا نکاح فرزندم منصور احمد سلمہ سے ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں پڑھا۔ ۱۵ اپریل ۱۹۵۹ء ملتان کوٹھی ملک عمر علی صاحب سے رخصتانہ ہوا اور وہ ہمارے پاس لاہور آئی اور ہمارے ساتھ منسلک ہوئی لاہور سے ۲۰ اپریل کو منصور احمد سلمہ اور وہ ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کراچی پہنچے۔ ہم نے اور ملک عمر علی صاحب اور فریقین کے متعلقین نے رخصت کیا۔ پھر کراچی جا کر ۲۳ اپریل کو بی بی نے اور خالدہ منصور احمد اور متعلقین نے انہیں کراچی سے ٹوکیو کے لئے ہوائی جہاز پر رخصت کیا۔ راستے میں معمولی قیام کرتے ہوئے وہ غالباً ۲۷ اپریل کو ٹوکیو پہنچے۔ لیکن دو ماہ کی رفاقت کے بعد ۱۴ جون سوا بجے سہ پہر امۃ الحفیظ آناً فاناً اس دنیا سے رخصت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس روز اتوار تھا کسی قسم کا کھٹکا نہ تھا۔ چند روز پیشتر سے ڈاکٹر نے چلنے پھرنے اور موٹر میں گھومنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ چنانچہ وہ ناشتے کے بعد بازار گئے۔ عزیزہ نے اپنے ایک ڈریسنگ گاؤن کے لئے کپڑا خریدا اور درزی کو اس کے متعلق ہدایات دیں۔ خوشی خوشی گھر آئے کچھ سر درد کی شکایت کی جو دوائی کھانے سے جاتی رہی۔ کھانے کے بعد وہ آرام کرنے لگی منصور احمد پاس بیٹھا تھا۔ ادھر ادھر کی باتیں ہو رہی تھیں۔ منصور احمد کا دھیان ایک طرف ہوا کہ اس نے ذرا سی سانس کی آواز سنی۔ مڑ کر دیکھا تو امۃ الحفیظ کی روح پرواز کر چکی تھی۔ قفس عنصری باقی تھا۔ دس پندرہ منٹ میں ڈاکٹر بھی آپہنچا۔ اس نے کہا کہ ایک سیکنڈ کا حصہ بھی نہیں لگا کہ حفیظ عالم جاودانی کو سدھار گئی

پھر جلد ہی ٹیلیفون پر اطلاع ملی کہ نعش ٹوکیو سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی بھجوائی جا رہی ہے۔ ملک عمر علی صاحب کراچی پہنچے۔ ۱۷ ؍ جون شام کو نعش کراچی پہنچی۔ جبکہ وزارت خارجہ، حکومت پاکستان کے افسر استقبال اور ایک اور بڑے افسر سرکاری طور پر موجود تھے۔ ان کے علاوہ عزیزان شفقت منظور اور عبدالمجید بھٹی بھی موجود تھے نعش کو اس کمرے کے پاس اتارا گیا جو معزز مہمانوں اور مسافروں کے لئے مقرر ہے۔ اگلے روز ملک عمر علی صاحب نعش کو لے کر روانہ ہوئے اور ۱۹ کی صبح کو ملتان پہنچے۔ اسی وقت میں اور والدہ منصور احمد بھی ملتان پہنچے۔ عصر کے بعد ملک صاحب کی کوٹھی میں قریبی اعزہ نے منہ دیکھا۔ ان میں مرحومہ کے ماموں منظور احمد منظور اور مختار احمد صاحب بھی شامل تھے۔ کوٹھی کے میدان میں احباب وغیرہ (۴)

کی بہت بڑی جماعت نے جنازہ پڑھا۔ اور عزیزہ مرحومہ کے جسم خاکی کو امانتاً ملتان میں سپرد خاک کیا گیا۔

عزیزہ کی بیماری کے حالات یہ ہیں کہ یہاں تو اسے معمولی تکان کی شکایت تھی یا بھوک کی کمی جسے معمولی سمجھا گیا۔ ٹوکیو پہنچ کر ڈاکٹروں کو دکھایا تو انہوں نے اس تکلیف کو دل کی طرف منسوب کیا یعنی دل کے کسی پیدائشی نقص کی طرف۔ اور بھی تحقیق ہوئی۔ اور علاج بھی ہوا۔ آرام اور احتیاط بتائی گئی۔ عزیزہ کو آرام آنے لگا۔ یہاں تک کہ آخری دنوں میں اکثر ان احتیاطوں اور قیود سے آزاد کر دیا گیا جو علاج کے شروع میں لگائی گئی تھیں۔ چنانچہ جس روز وہ فوت ہوئی منصور احمد اور وہ موٹر میں گھومتے رہے اور ہشاش بشاش گھر واپس پہنچے۔

کل دو ماہ کی رفاقت اور سسرال سے تعلق۔ لیکن ایسا جو نہایت گہرا اثر چھوڑ گیا۔ اس سے ایسا معلوم ہوا گویا مدتوں کا تعلق تھا۔ جو ٹوٹ گیا۔ منصور احمد نے لکھا میں مان نہیں سکتا کہ حفیظ جدا ہو گئی خدا مغفرت کرے۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ بڑی شخصیت کی مالک۔ جوان سالی لیکن بڑی عمر والے وقار اور سمجھ بوجھ والی بچی تھی۔ ذہین اور زیرک مختصر لیکن پر معنی کلام کرنے والی نیک تمناؤں اور پاک ارادوں کو اپنے ساتھ لے گئی۔ جن کی جزا اب اس کے رب کے پاس ہے۔

منصور احمد نے ایک اور خط میں لکھا کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ کل دو ماہ میں دو مکمل اجنبیوں کے درمیان ایسی مفاہمت ایسی محبت اور ایسا اعتماد پیدا ہو سکتا ہے جو ہم دونوں میں پیدا ہو گئی تھی؟

پھر لکھا میں اپنی کیا لکھوں مجھ سے میتسان خادمہ کا حال دیکھا نہیں جاتا جس نے ایک عرصہ مسز احمد کی انتظار میں گزارا۔ گھر کا سامان جمع کیا۔ میں اسے چیزیں اور استعمال کرنے کو کہتا تو وہ کہتی نہیں ابھی نہیں۔ مسز احمد کے آنے پر رکھونگی اسکی یاد میں بے حال ہے آج حفیظ کا پورا نام ایک ایک حرف الگ کر کے لکھوایا اور کہا میں اپنے معبد میں لیجا کر اسکے لئے دعا کرونگی۔

عزیزہ امۃ الحفیظ معصوم تھی معصومیت کے عالم میں اپنے حقیقی مولا سے جا ملی۔ اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت فرمائے اور ہم سب اسکی رحمتوں پر یقین کرنیوالے اور اسکی ہر تقدیر پر راضی ہوں۔ آمین۔ کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

مطالعہ اور اس کا طریق

از مکرم محمد شفیق صاحب قیصر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی اس میں لکھنے پڑھنے ہی کی تلقین کی گئی تھی فرمایا

اقرأ باسم ربك الذي خلق. خلق الانسان من علق. اقرأ وربك الاكرم الذي علم بالقلم. علم الانسان مالم يعلم

یعنی "اپنے رب کا نام لیکر پڑھ جس نے اشیاء کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ (قرآن کو) پڑھ کیونکہ تیرا رب بڑا کریم ہے وہ رب جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا اور آئندہ بھی سکھائے گا۔ اور اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا۔ جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔"

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے انسان کی سب سے اہم اور ابتدائی ضرورت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ بھی خدا تعالےٰ کے کلام کی ایک خوبی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے جو قرآن نازل کیا اس کی ابتداء بھی انسان کی ابتدائی حالت سے ہی ہوتی ہے۔ یعنی سب سے پہلے انسان کی تعلیم کی ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے

اسی طرح احادیث میں بھی مطالعہ اور تحصیل علم پر زور دیا گیا ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔

عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يتعلم كتاب اليهود كتبت للنبي صلى الله عليه وسلم كتبه و اقرأته كتبهم اذا كتبوا اليه (بخاری)

زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ یہود کی تحریر کا لکھنا پڑھنا سیکھیں یہاں تک کہ میں (زید بن ثابت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے خطوط لکھتا اور ان کے خطوط آپ کو پڑھ کر سناتا۔

اس حدیث میں یہود کی تحریر سے مراد سریانی زبان ہے۔ چنانچہ سنن ابوداؤد اور ترمذی میں سریانی کا لفظ صراحت سے آیا ہے اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو دوسری زبانوں کے مطالعہ اور تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ ایک حدیث میں حضور فرماتے ہیں:

"من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين وانما العلم بالتعلم" (بخاری)

یعنی جس کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے۔ اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔ اور علم صرف سیکھنے سے آتا ہے۔"

اس میں حضور نے یہ فرمایا ہے کہ انسان کو سیکھنے سے کبھی تھکنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ نئی سے نئی باتیں سیکھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے ورنہ جو علم حاصل کیا ہے وہ بھی بیکار ہو جائے گا۔ ایک اور حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے علماء کو انبیاء کا ورثہ قرار دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں

ان العلماء هم ورثة الانبياء ورثوا العلم من اخذه اخذ بحظ وافر (بخاری)

یعنی عالم لوگ ہی انبیاء کے وارث ہیں انہوں نے علم کا ورثہ چھوڑا جو شخص اسے لیتا ہے وہ پورا حصہ لیتا ہے۔

تاریخوں میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے بعد ان جنگی قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا۔ جنہوں نے دس دس بچوں کو لکھانے پڑھانے اور حساب سکھانے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات اور عملی نمونہ کی وجہ سے ابتدائی دور کے مسلمانوں کو تحصیل علم اور مطالعہ کا اس قدر شوق تھا کہ وہ اس کی خاطر دور دراز ممالک میں باوجود سفروں کی صعوبات اور تکلیف کے پہنچتے چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ مدینہ منورہ میں احادیث جمع کر رہے تھے۔ انہیں نہ گرمی کی پرواہ تھی نہ باد سموم کی احادیث کی فراہمی میں وہ اس قدر بے تاب تھے کہ معلومات حاصل کرنے کی خاطر وہ لوگوں کو نیند سے بیدار کر لیتے تھے۔ اسی طرح حضرت ابوذر غفاریؓ نے ایک بار شام کا طویل اور تکلیف دہ سفر احادیث کی تلاش میں اختیار فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صحابہ میں علم کا شوق پیدا کیا۔ خود حضور کا سب سے بڑا شغف مطالعہ کتب تھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں "ان دنوں (عنفوان شباب میں) میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں اس دنیا میں نہ تھا میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے"۔

(کتاب البریہ)

حضور کی اس تحریر سے واضح ہو جاتا ہے کہ سولہ سترہ سال کی عمر میں آپ کی تمامتر توجہ کتب کے مطالعہ کی طرف لگی ہوئی تھی۔ اور آپ اس قدر مطالعہ میں مستغرق ہوتے تھے کہ آپ کو دنیا وما فیہا کی کچھ خبر نہ رہتی تھی۔

پھر آپؑ نے اپنی قوت قدسی سے ایسے لوگ بھی پیدا کئے جو اپنی نظیر آپ ہی تھے میری مراد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ۔ اور دوسرے جلیل القدر صحابہ سے ہے۔ ان بزرگوں کے علمی کارناموں کو بیان کرنے کے لئے ایک بحر بیکراں کی ضرورت ہے۔

اب تک جن باتوں کو لکھا گیا ہے ان سے میرا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مطالعہ اور تحصیل علم کے سلسلہ میں ہمیں اپنے اسلاف کے کارناموں اور روایات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس سے ہمارے اندر ولولہ اور شوق کی ایک نئی روح پیدا ہو گی۔ اور ہم بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے علمی ورثہ کے وارث ٹھہریںگے

کسی علم میں دلچسپی پیدا کرنے سے ہی اس علم کے حقیقی مطالعہ کی طرف توجہ پیدا ہو سکتی ہے۔ لہذا ہمیں مطالعہ کے ساتھ ایسے ذرائع کو بھی اختیار کرنا چاہیئے جو اس علم میں ہماری دلچسپی میں اضافہ کا موجب ہوں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ اس علم سے متعلق کتب کا مطالعہ کر سکیں۔ اس ضمن میں ذیل کے امور کو مدنظر رکھنا مفید ہوگا۔

(۱) زیر مطالعہ مضمون کے متعلق معلومات فراہم کی جائیں۔ جن چیزوں کے متعلق انسان کو کچھ نہ کچھ معلومات ہوتی ہیں وہ ان کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے درپے رہتا ہے۔ مثلاً ہماری جماعت کا یہ معروف مسئلہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے کشمیر کا سفر کیا تھا اب جماعت کا کوئی فرد ایسا نہیں جو اس حقیقت سے آگاہ نہ ہو اور سب ہی کو اس سے دلچسپی ہے اور اسی دلچسپی کی وجہ سے اس مضمون پر اس قدر تحقیق کی گئی ہے۔ اور اس قدر تفصیل سے مطالعہ کیا گیا ہے کہ اب بڑے سے بڑے متعصب بھی اس حقیقت کا اعتراف کر رہے ہیں۔

اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ کے اس سفر کا کچھ تعلق اناجیل سے ہے اور کچھ حصہ اناجیل کی تفسیر سے ہے۔ جب ایک محقق حضرت مسیح کا یہ فقرہ پڑھتا ہے کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا" تو وہ سب سے پہلے اناجیل کی تفاسیر کا مطالعہ کرے گا کہ کھوئی ہوئی بھیڑوں سے بنی اسرائیل کے کون کون سے قبائل مراد ہیں اور مسیح ان کی تلاش میں کہاں کہاں گئے یہ حصہ تاریخوں سے متعلق ہے۔ وہاں سے آپ کے سفروں کی تحقیق کی جائے گی۔ کہ آپ نے کہاں کہاں اور کس کس ملک کا سفر اختیار کیا۔ پس جوں جوں ان حقائق کی تلاش کے لئے ورق گردانی کی جائے گی ویسے ہی ویسے آپ کی دلچسپی اس مضمون سے بڑھتی جائے گی۔ اور اس ورق گردانی کے نتیجہ میں بھی کئی نئی معلومات حاصل ہو جائیں گی۔

(۲) دوسرا امر یہ ہے کہ جو معلومات آپ کو پہلے حاصل تھیں ان کو نئی حاصل شدہ معلومات کے ساتھ منسلک کر لیجئے اور ان نئے حقائق اور پرانے معلومات کے مابین جو تعلق ہے اس تعلق کو دریافت کیجئے اس کی مثال کے لئے صرف اتنا بتا دینا کافی ہے کہ کسی تاریخی واقعہ کا جب تازہ واقعات سے تعلق نظر آنے لگتا ہے تو ان تاریخی واقعات سے از حد دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح علم طبعیات اور کیمیا کو جب ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کارفرما دیکھتے ہیں تو یہ مضامین بڑے دلچسپ بن جاتے ہیں

(۳) تیسری بات جو کسی مضمون میں دلچسپی پیدا کرنے میں ممد ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ نئی حاصل شدہ معلومات کو ذاتی بنائیں۔ مثلاً ان معلومات کو جو آپ کو حضرت مسیح کے سفروں کے متعلق تواریخ سے حاصل ہوئی ہیں ان کا تعلق اپنے حقیقی مسائل سے پیدا کیا جائے۔ یعنی حاصل شدہ مواد کے متعلق غور و فکر کریں کہ یہ مواد آپ کی کس طرح مدد کر سکتا ہے۔ اور آپ اس سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگوں کا مطالعہ بہت وسیع ہوتا ہے مگر وہ اس سے صرف اس لئے فائدہ نہیں اٹھاتے کہ ان سے قبل بہت سے محقق اس مسئلہ پر جس پر وہ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں تحقیق کر چکے ہیں۔ اسلئے اب وہ اپنی تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

یہ خیال درست نہیں اس سے انسان میں تحقیق کا مادہ پیدا نہیں ہوتا اور اس کا علم صرف کتابی علم رہتا ہے۔ وہ اس کے متعلق مزید تدبر نہیں کرتا اور اپنے روزمرہ کے مشاہدات سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اگر تمام لوگوں کو یہی خیال ہوتا تو یقیناً آج ہم ان حقائق و معارف سے جو مختلف الخیال لوگوں نے اپنے مطالعہ اور تدبر سے قلمبند کئے ہیں محروم رہ جاتے۔

(باقی)

صدقات کی رقوم برائے فضل ہسپتال ربوہ

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

(قسط نمبر ۲)

نام	رقم
سیدہ اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال حافظ آباد	۲/-
امۃ المجید صاحبہ نصرت گرلز ہائی سکول راولپنڈی	۱۰/-
بشیر بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ وزیرآباد	۲۴/-
مجلس اطفال الاحمدیہ محلہ دارالنصر ربوہ	۱۳/-
ناصرات نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۵۰/-
چوہدری عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان	۲۰/-
محمد شعیب صاحب عارف سیکرٹری مال راولپنڈی	۱۰۰/-
بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۱۶۰-۶۱ بہاولپور	۲۳/۸/-
چوہدری نورالدین صاحب سیکرٹری مال جیا بٹ ضلع نوابشاہ	۴۴/-
مجلس اطفال الاحمدیہ دارالرحمت غربی ربوہ	۵/۸
اہلیہ صاحبہ ملک نور محمد صاحب کوٹ میلارام ملتان	۱۰/-
خوشی محمد صاحب زاہد کے ضلع سیالکوٹ	۱۱/۴
شمیم اختر صاحبہ پشاور صدر	۶/-
جماعت احمدیہ ٹنڈو محمد خاں سندھ	۱۵/-
غلام جنت صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد رمضان صاحب شاہدرہ	۲۰/-
مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ایس ڈی او ورانہ بنگلہ	۱۰/-
شیخ محمد حنیف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ	۱۰۰/-
محمدی بیگم صاحبہ چک ۳۲۳ R-B لائلپور	۱۰/-
جماعت احمدیہ چک ۳۰ 11-L ضلع منٹگمری	۹۸/۱۲
" " " ۳۵ جنوبی سرگودھا	۷/۲
دوست محمد خانصاحب سیکرٹری مال چک ۴۸ لائلپور	۱۱/۴
دین محمد صاحب نواں کوٹ احمدیاں سندھ	۱۱/۸
نائب محمد صاحب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کھائی کلاں تحصیل خوشاب	۴۹/۴
فہمیدہ کھوکھر صاحبہ سیالکوٹ شہر	۱۵/-
سردار مجید احمد صاحب چک 2/1-R-A ضلع منٹگمری	۲۵/-
بشریٰ ثریا صاحبہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی	۳۲/۸
ظفر احمد خانصاحب سیکرٹری مال ہیڈ سلیمانکی	۲۰/-
امۃ الرشید شاہدہ صاحبہ بنت محمد یار صاحب باگڑ ضلع ملتان	۳۵/-

نام	رقم
چوہدری نواب دین صاحب دھاروالی چک ۲۳ شیخوپورہ	۲۳/-
مجلس اطفال الاحمدیہ دارالصدر جنوبی ربوہ	۷/۳
غلام سرور خانصاحب چکا بنگیال	۱۰/-
مجلس اطفال الاحمدیہ سرگودھا	۹/۱
نوابزادہ محمد امین خانصاحب بنوں شہر	۲۴/-
پیر محمد خان شاہ صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ	۲۰/-
ناصر احمد صاحب سیال معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر	۷/-
راجہ عبدالقدیر صاحب چک 2/1-R-A ضلع منٹگمری	۱۵/-
اعظم علی صاحب ٹاہلی اسٹیشن سندھ	۱۵/-
شجاع الدین صاحب اوورسیر تونسہ بیراج ضلع مظفرگڑھ	۴۳/-
نعیمہ بیگم صاحبہ واہ چھاؤنی	۵/-
محمد عبداللہ صاحب سہپارہ ڈھلوں ضلع گوجرانوالہ	۵۰/-
حکیم محمد عبداللہ صاحب صدر حلقہ باغبانپورہ لاہور	۳۵/-
مبارک علی صاحب چک ۳۳۴ ج ب ضلع لائلپور	۳۰/-
عبدالحق صاحب سیکرٹری مال پنڈی بھاگو	۳/-
حکیم شمیم حسین صاحب سیکرٹری مال وزیرآباد	۳۷/۸
مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خانصاحب ماہانہ ادا فرمایا کریں گے	۱۰۰/-
محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال ایبٹ آباد	۱۵/۸
محمد اکرم صاحب محاسب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۳۵/۸
میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال مردان	۱۰/-
چوہدری محمد یعقوب صاحب بیگم کوٹ شیخوپورہ	۱۲/۴
قاضی محمد عبداللہ صاحب پنشنر ربوہ	۵/-
سرور ثریا صاحبہ اہلیہ سید افضل حسین صاحب ربوہ	۵/-
محمد یوسف صاحب ماڑے بھاگت ضلع سیالکوٹ	۳۱/۸
حکیم فتح محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈگری سندھ	۱۹/-
میر اللہ بخش صاحب تسنیم جماعت تلونڈی راہوالی	۲۱/-
محمد سعید صاحب سیکرٹری مال جماعت مونگ	۱۸/-

نام	رقم
منشی عبداللہ صاحب عرف ثناء اللہ اسٹر عہدی پور سیالکوٹ	۱۰/-
مولوی نصیر الدین صاحب ناصر	۹/۴
اکاؤنٹنٹ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ	۱۰/-
میر [illegible] صاحب سیالکوٹ	
ایک احمدی خاتون کی طرف سے	۲۵/-
عبدالمنان صاحب چمڑا سندھ	۵/-
مقبول احمد صاحب لابینی سندھ	۵/-
بذریعہ دفتر امانت تحریک جدید ربوہ	۶۰/۷
محمد حمید صاحب ناظم آباد، کراچی	۲۰/-
اللہ بخش صاحب بلوچ تحصیل پیر ساگھرا	۱۲/-
محمد نصیر احمد صاحب سیکرٹری مال گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	۱/-
خادم علی صاحب سیکرٹری مال جماعت کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ	۵۰/۱۲
مولوی عزیز الرحمن صاحب مربی سلسلہ منگلا	۳۳/-
ڈاکٹر ملک علی محمد صاحب سیکرٹری مال چک ۴۹ گ ب ضلع لائلپور	۱۸/-
عزیز حسین صاحب بچالیہ ضلع گجرات	۵/-
بشیر احمد صاحب خادم جڑانوالہ ضلع لائلپور	۱۳/-
سردار منظر حسین صاحب چک ۵ ضلع منٹگمری	۸/-
حکیم عبدالرحمن صاحب سیکرٹری مال شورکوٹ	۲۳/-
پیر محمد اکبر صاحب سیکرٹری مال گوکیکی	۲۶/۴
عبدالواسع صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۵/-
چوہدری محمود احمد صاحب " "	۱۰/-
حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال از محمد یحییٰ صاحب شیخوپورہ	۱۲/۸
حمید اللہ صاحب الفردوس انارکلی لاہور	۵/۸
قدسیہ صاحبہ بنت چوہدری محمد عظیم صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار	۱۵۰/-
محمد عرفان صاحب اپیل نویس جماعت مانسہرہ	۱۶/-
راجہ بشیر احمد صاحب سبی بلوچستان	۵/-
صوفی غلام محمد صاحب جماعت چک ۲۷ کاچیلو سندھ	۱۰/-
فضل کریم صاحب حلقہ محمد نگر لاہور	۲۳/۸
سردار احمد صاحب پوسٹ ماسٹر چترال	۵/-
سردار بیگم صاحبہ چک ۶۸ لائلپور	۵/-
ملک حبیب الرحمن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز شیخوپورہ	۳۰/-
اہلیہ صاحبہ ملک صدیق احمد صاحب نیپال پور	۵/-
محمود احمد صاحب دودھ میڈیکل سروس بلاک ۱۲ سرگودھا۔ چندہ مجلس اطفال الاحمدیہ سرگودھا	۴/-
محمد ابراہیم صاحب پنشنر پوسٹماسٹر پسرور سیالکوٹ	۴/۱۲

نام	رقم
عبدالرحمن صاحب وکیل ڈسٹرکٹ کورٹ گوجرانوالہ	۵/-
مصلح الدین سعدی معرفت نیلس ایکرڈیکل کمپنی چھانگامانگا	۲۲/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۲۰/-
قریشی عبدالخالق صاحب خوبی منڈی پیرسنگھ ضلع منٹگمری	۵/-
محمد اقبال صاحب بھلا ڈیاں تحصیل کبیرہ ضلع سانگھڑ	۲۰/-
رشید احمد صاحب سلیم معرفت چوہدری برکت علی صاحب قلعہ سوبھا سنگھ سیالکوٹ	۱۲/۱۳
جماعت احمدیہ ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ بذریعہ محمد منشی خانصاحب دیہاتی مبلغ	۷/-
فضل علی کوٹ سکنہ موضع کھوکھر کڑیانوالہ گجرات	۱/۴
سلیمہ اختر صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ نیا محلہ ایم عبدالکریم خانصاحب جہلم شہر	۳۲/-
عبدالمجید صاحب احمدی معلم قلات بلوچستان	۱۰/-
سیدہ شمیم اختر صاحبہ دختر حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ	۷/-
خواجہ شمس الدین صاحب سمارٹ شو کمپنی ۱ جیل روڈ ڈھاکہ	۱۰/-
چوہدری عبدالعزیز صاحب فاروق آباد بجاب چک ۱۰۲ ضلع بہاولنگر	۳۷/-
ملک محمد صدیق صاحب واہ کینٹ	۴/-
چوہدری غلام حسین صاحب سیکرٹری مال گوہد پور	۱۴/-
اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال ونوتارڑ بواسطہ حافظ آباد	۵۰/-
غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ سیکرٹری مال گنج لاہور	۲۴/-
حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ	۲۶/۱۰
قاضی محمد عبداللہ صاحب پنشنر ربوہ	۵/-
مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خانصاحب خط ۲/-	۱۰۰/-
شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال لائلپور	۹/۵/-
محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال قصور	۱۳/-
ایم عبداللہ صاحب ہاگورد سیکرٹری ریزور عامہ (اپسٹل آرڈر) وزیرآباد	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ ملک منور احمد صاحب فضل عمر ریسرچ ربوہ	۵/-
مولوی محمد طفیل صاحب سیکرٹری مال خانکا ڈوگراں	۲/-

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

لیڈر (بقیہ صـ۲)

وقت تک محدود نہیں ہے۔ بے شک ہماری فطرت محدود ہے یہی حقیقت اس بات پر دال ہے کہ وہ ہمیں اپنے فرستادگان کے ذریعہ بار بار پکارتا ہے اور ہمارے سامنے بار بار ایسے نمونے پیش کرتا ہے جو ہمیں بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ "ادعونی استجب لکم" کو عمل کی کسوٹی پر گھس کر کامل العیار ثابت کیا جاسکتا ہے۔

آج دنیا کی بیماری ہی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی استمداد کے بغیر اپنی الجھنوں ناخن عقل سے سلجھانے پر مصر ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی استعانت کے بغیر پا لینا چاہتے ہیں اور ایاک نعبد کے ساتھ وایاک نستعین کا سبق بھول گئے ہیں۔ تاہم ہم بادشاہ کے دروازہ تک تو اپنی سعی سے پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن بادشاہ کی اجازت کے بغیر اس کی بارگاہ میں باریابی حاصل نہیں کر سکتے۔ ہماری کوششیں بیرون در تک ہیں۔ اندرون در صاحب در کی ہدایت کے بغیر رسائی مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کامل ہدایت نامہ اور کامل اسوہ حسنہ ہمارے پاس موجود ہے لیکن محض عقل کے گھوڑے دوڑانے والوں نے اس کے فہم و تفہیم میں کتنے پیچ و خم ڈال دیئے ہیں۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت اس کی آئینہ دار ہے اس لئے کیا ضروری نہیں تھا کہ ایک الحکم پیدا ہوتا جو اس پیچ و خم کو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں سلجھاتا۔ آخر آپ اللہ تعالیٰ کے رد بہ رو ہونے سے کیوں لرزتے ہیں۔

کامل ہدایت کی موجودگی سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کے مخاطب بھی کامل الفہم ہو گئے ہیں اور اب انہیں کامل ہدایت پر عمل کرنے کے لئے صرف اہل علم حضرات کی عقل ہی کافی ہے۔ "الیوم اکملت لکم دینکم" سے صرف دین کی اکملیت ثابت ہوتی ہے، نہ کہ انسانوں کے فہم و عمل کی اکملیت جو ہر وقت نفس امارہ کی زد میں ہیں۔ اگر صحابہ کرام کو زبردست نمونہ کی ضرورت تھی تو ہم کو کیوں ضرورت نہیں بعض وحی اور نمونہ میں جو فرق ہے وہ واضح ہے ہمارے پاس محفوظ وحی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ کا بیان موجود ہے خود نمونہ موجود نہیں۔ آپ کا نمونہ سنت کی صورت میں ہم تک پہنچا ہے۔ لیکن سنت کے حامل اب اس سے اصلاح کا کام نہیں لے سکتے۔ انہوں نے سنت پر اپنی عقل کے پردے ڈال دیئے ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں سے واضح ہوتا ہے اس زمانہ میں ایک اللہ تعالیٰ کا مامور پیدا ہوتا جو دین کا احیا کرتا جو قرآن کریم کے چہرے سے وہ پردے اٹھاتا جو امتداد زمانہ سے اس پر پڑ گئے ہیں اور سنت رسول اللہ کے باغ کو ان بوٹیوں اور جھاڑیوں سے صاف کرتا جو اس میں اُگ آئی ہیں اور جو کام اب انسانی تدابیر سے سرانجام نہیں پاسکتا۔ (باقی)

کیرالہ میں وزارت نئے انتخاب پر آمادہ ہوگئی

نئی دہلی ۱۵ر جولائی باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ کیرالہ کی کمیونسٹ حکومت کے وزیر اعلیٰ صوبے میں فوری طور پر انتخابات منعقد کرانے پر راضی ہو گئے ہیں۔ بشرطیکہ کانگرس پارٹی کمیونسٹ وزارت کے خلاف اپنی تحریک بند کر دے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل کمیونسٹ وزارت کا موقف یہ تھا کہ پانچ سال کی میعاد کی تکمیل سے قبل صوبے میں نئے انتخابات نہیں کرائے جا سکتے۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ نے یہ تجویز شملہ میں پنڈت نہرو سے ملاقات کے دوران میں پیش کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کانگرس نے اس شرط پر اپنی تحریک واپس لینے پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ تحریک کے خاتمے کے چھ مہینے کے اندر نئے انتخابات کرائے جائیں۔

پانچ ہزار الجزائریوں کی رہائی

الجزائر ۱۵ جولائی فرانسیسی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اس نے پانچ ہزار الجزائریوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے جنہیں گرفتار کرنے کے بعد نظر بندی اور سکریننگ کے کیمپوں میں رکھا گیا تھا۔ یہ اقدام فرانسیسی وزیر اعظم کے حکم پر فرانس کی قومی تعطیل کی خوشی اور عاشورہ محرم کے احترام میں کیا گیا ہے

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۲ مئی ۱۹۵۸ء کے بعد سے جب چوتھی جمہوریہ کے زوال کے بعد حریت پسندوں نے اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دی تھیں اس وقت تک بیس ہزار مسلمان سکریننگ کیمپوں سے رہا کئے جا چکے ہیں

انیس ۱۹ جولائی تک تمام سیکشنوں پر ریلوے ٹریفک بحال ہوجانے کی توقع

لاہور سے پشاور ٹرینوں کی براہِ راست آمد و رفت آج شروع ہو رہی ہے

لاہور ۱۵ جولائی۔ ریلوے حکام نے امید ظاہر کی ہے کہ ریلوے لائن پر تمام رکاوٹیں دور ہو جانے کے بعد ۱۹ جولائی سے تمام سیکشنوں پر گاڑیوں کی آمد و رفت دوبارہ شروع ہو جائیگی

ریلوے کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ وزیر آباد اور ہری پور بند کے درمیان شگاف پُر کر دیئے گئے ہیں۔ مین ریلوے لائن کے راستے سے ذرا ہٹ کر ایک عارضی لائن بنائی گئی ہے۔ آج صبح دس بجے اس لائن کی آزمائش کے لئے ایک سپیشل ٹرین اس راستہ سے گزاری گئی۔ سپیشل ٹرین دس بجے صبح وزیر آباد سے روانہ ہوئی تھی۔ اور یہ اس شگاف کو بحفاظت عبور کر کے ساڑھے گیارہ بجے ہری پور بند پہنچ گئی۔ اس لائن پر مال گاڑیوں کی آمد و رفت کی اجازت دینے سے قبل دو انجن والی گاڑیوں کی آمد و رفت کی اجازت دینے سے قبل دو انجن والی گاڑیوں کو گزارنے کے دو اور تجربے کئے جائیں گے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق بدھ کی صبح سے لاہور سے پشاور تک مین لائن پر مسافر گاڑیوں کی براہ راست آمد و رفت شروع ہو رہی ہے

ریلوے کے چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ مسٹر محی الدین اس ہفتہ میں شگاف کے مقام کا معائنہ کر کے لاہور واپس آ گئے۔ انہوں نے ٹرینوں کے گذرنے کے سارے انتظامات بھی دیکھے۔ چیف انجینئر مسٹر بی اے خان مزید دو دن کے لئے وزیر آباد ٹھہر گئے ہیں۔ جہاں وہ وزیر آباد اور ہری پور بند کے درمیان لائن کی بذات خود نگرانی کریں گے۔ یہ لائن پرانے راستے سے ہٹ کر تیار کی گئی ہے۔ اور اسے ریلوے انجینئروں نے انہی دنوں میں مکمل کیا ہے۔ ریلوے کے چیف کمرشل منیجر بھی اس جگہ کیمپ لگائے ہوئے ہیں۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق مظفر گڑھ اور ملتان کے درمیان ٹرینوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

چونڈہ اور گکھڑ کلاں کے درمیان شگاف دل کی مرمت کا کام تکمیل کے قریب ہے۔ اور توقع ہے کہ نارووال سیالکوٹ سیکشن پر گاڑیوں کی آمد و رفت ۱۵ر جولائی سے دوبارہ شروع ہو جائے گی۔

قلعہ ستار شاہ اور بھچو کی ملیاں کے درمیان شگاف ۱۸ یا ۱۹ جولائی کو مرمت ہونے کے بعد لاہور اور لائلپور کے درمیان آمد و رفت دوبارہ شروع ہو جائے گی۔

برج لالیاں اور چنیوٹ کے درمیان شگاف ۱۸ر جولائی کو مرمت ہونے کے بعد چک جھمرہ اور ہنڈیوالی کے درمیان آمد و رفت شروع ہو جائیگی۔

خوشاب اور ڈیگووال کے درمیان شگافوں کو درست کیا جارہا ہے۔

میدان جنگ میں ہوابازی کی اہمیت

راولپنڈی ۱۵ جولائی۔ بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ کوئی ایسا کمانڈر جو مستقبل کی نئے انداز کی لڑائیوں میں فتح یاب ہونے کا خواہاں ہے۔ بری فوج کی ہوابازی کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا جنرل محمد موسےٰ ایئر آبزرویشن پوسٹ سکول راولپنڈی کے پہلے فارغ التحصیل دستے سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ فوجی ہوابازی میدان جنگ میں بہتر حالات پیدا کرنے کے لئے بڑی موثر ثابت ہو رہی ہے وہ فوجوں اور سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے۔ کمان کرنے۔ کنٹرول دیکھ بھال اور شاہدے کے لئے بے حد ضروری ہے۔ آپ نے کہا کہ نوجوان ہوابازوں کو پرواز کی تربیت کے دوران جن اصولوں کی پابندی کی ہدایت کی گئی ہے۔ ان پر سختی سے عمل کرنا ان کی کامیابی کا موجب بنے گا۔ ان اصولوں میں ذرا سی بے اعتنائی بھی بہت سی جانیں تلف کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس سے بہت سی دوسری مشکلات بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔

کمانڈر انچیف نے فارغ التحصیل نوجوانوں کی چستی و مستعدی کی داد دی اور اس اطلاع پر بے حد مسرت کا اظہار کیا کہ اگرچہ فارغ التحصیل طلبہ نے تربیت کے دوران میں ایک ہزار ترجیح پروازیں کی ہیں۔ پھر بھی وہ کسی حادثہ دوچار نہیں ہوئے نہ ہی یہ پروازیں کسی جانی یا مالی نقصان کا موجب بنی ہیں۔

کشتیوں کی سروس بحال کر دی گئی

لاہور ۱۵ر جولائی۔ چیچاوطنی کے مقام پر کشتیوں کی جو سروس سیلاب کے باعث معطل کر دی گئی تھی۔ وہ اب جاری کر دی گئی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی — اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

نئے دارالحکومت کی تعمیر دس سال میں مکمل ہو گی

ہر سال تعمیر پر پندرہ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا

کراچی ۱۶ر جولائی۔ مرکزی حکومت نے نئے دارالحکومت کے لئے موزوں مقام کے انتخاب کے سلسلہ میں جو کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پوٹھوہار میں نئے دارالحکومت کی تعمیر دس سال میں پایۂ تکمیل تک پہنچے گی۔ اور اس تعمیر پر سالانہ پندرہ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

رپورٹ میں نئے دارالحکومت کی آبادی تین لاکھ فرض کی گئی ہے۔ جس کے لئے مناسب سہولتیں مہیا کرنے پر دو ارب روپے سے کم خرچ نہیں آئے گا۔ نئے دارالحکومت کا رقبہ اسی سے دو سو مربع میل ہو گا۔ تین لاکھ کی آبادی کے لئے کم از کم بیس مربع میل جگہ محض رہائش کے لئے مخصوص ہونی چاہیئے۔ چودہ مربع میل رقبے میں پارلیمنٹ اور سرکاری دفاتر تعمیر ہونے چاہئیں۔ اسی طرح عصر حاضر کے اس نئے شہر کو خوبصورت بنانے کے لئے قومی پارک بنانے پڑیں گے۔ اس کی سڑکیں سیدھی اور کشادہ ہونی چاہئیں اس کے بازار کشادہ اور دلکش ہونے چاہئیں اور اس میں پانی کی فراہمی، گندے پانی کا نکاس اور اسی طرح کے دوسرے ضروری انتظامات ہموار کھنا چاہیئے دارالحکومت کے ارد گرد کا علاقہ سبزیوں اور ترکاریوں نیز مویشیوں کے چارے کے لئے مخصوص کر دینا چاہیئے تاکہ شہریوں کے لئے سبزیوں کی قلت محسوس نہ ہو اور ان کے لئے مکھن اور دودھ بہم پہنچانے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پوٹھوہار آب و ہوا کے لحاظ سے دارالحکومت کے لئے بہت موزوں علاقہ ہے۔ اس کے بعض مقامات سطح بحر سے سترہ سو فٹ اور بعض چار ہزار پانچ سو فٹ بلند ہیں اس علاقے میں پہاڑیاں، گھاٹیاں، وادیاں اور ندی نالے موجود ہیں۔ جن سے اس علاقے کو دلکش اور خوبصورت بنانے میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ آئندہ چل کر بعض ندی نالوں کا پانی روک کر چند جھیلیں بنائی جا سکتی ہیں۔ جو سیاحوں کے لئے بھی باعث کشش ہوں گی۔ اس علاقے میں سیلاب نہیں آتے اس کی آب و ہوا معتدل رہتی ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کراچی دارالحکومت بننے کے لئے نامناسب ہے اس کی آب و ہوا بہت مرطوب ہے۔ یہ شہر آناً فاناً بڑھ گیا ہے۔ لیکن بڑی بے ترتیبی سے بڑھا ہے۔ لہٰذا اب اسے خوبصورت اور دلکش بنانا بے حد مشکل ہو گیا ہے۔ جو دارالحکومت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ رپورٹ میں اس خیال کو غلط قرار دیا گیا ہے کہ اگر کراچی دارالحکومت نہ رہا تو اس کی ترقی رک جائے گی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کراچی پاکستان کی سب سے اچھی بندرگاہ ہے اگر یہ شہر دارالحکومت نہ رہا تو بھی وہ اعلیٰ درجے کی بندرگاہ کی حیثیت سے اپنی ترقی جاری رکھے گا۔"

معاہدہ بغداد کے سیکرٹری جنرل کی واپسی

کراچی ۱۶ر جولائی۔ معاہدہ بغداد کے سیکرٹری جنرل مسٹر ایم او اے بیگ پانچ دن پاکستان میں گزار کر کل صبح ہوائی جہاز کے ذریعے انقرہ روانہ ہو گئے۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے پاکستان میں قیام کی اثنا میں یہاں کے حکام سے کیا کچھ بات چیت کی ہے۔ تو آپ نے کہا کوئی ایسی خاص بات نہیں جو بتائی جا سکے۔ موصوف نے یہاں مرکزی وزراء اور وزارت خارجہ کے حکام سے بات چیت کی تھی۔ وہ صدر سے ملاقات کے لئے نتھیا گلی بھی گئے تھے آپ نے معاہدہ بغداد کے نئے نام کے بارے میں کہا کہ ابھی اس پر بات چیت ہو رہی ہے۔ اور کچھ طے نہیں پایا۔

کامیابی

میرا بھانجہ عزیز کریم اللہ ابن صوفی خدا بخش صاحب انسپکٹر وقف جدید خدا تعالیٰ کے فضل سے بی۔ ایس سی کے امتحان میں ۲۵۴ نمبر لیکر سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہو گیا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

(امتہ الغنی ربوہ)

مرکزی حکومت نے سائنس کمیشن کے قیام کا اعلان کر دیا

ارکین میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام بھی شامل ہیں

کراچی ۱۶ر جولائی۔ حکومت پاکستان نے ایک سائنس کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا ہے کمیشن بارہ ارکان پر مشتمل ہے۔ اور وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں اس کے چیئرمین ہیں۔ یہ کمیشن صدر جنرل محمد ایوب خاں کی ہدایت کے تحت قائم کیا گیا ہے۔

کمیشن کو حسب ذیل تین امور پر سفارشات پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

(۱) سائنسی تحقیقات کا جو کام آجکل بکھری اور غیر منظم صورت میں ہو رہا ہے اسے کس طرح ہم آہنگ کر کے ترقی دی جائے۔ (۲) ملک کے مختلف سائنسی تحقیقاتی اداروں کو کس طرح مناسب سہولتیں مہیا کی جائیں۔ اور ان کی چھان بین کے نتائج سے ملک کی ہمہ گیر ترقی کے لئے کیسے استفادہ کیا جائے (۳) سائنسی تحقیقات میں مصروف لوگوں کی آمدنی اور حالات کار کس طرح زیادہ پرکشش بنائے جائیں تاکہ ان کی آمدنی اور حیثیت ویسی ہی ہو۔ جیسی قومی اہمیت کی دوسری سروسوں کے ملازموں کی ہے۔

کمیشن کے ارکان کے نام حسب ذیل ہیں۔ مسٹر ابوالقاسم خاں، چیئرمین، مسٹر جی احمد صدر منصوبہ بندی کمیشن۔ مسٹر ایس ایم شریف سیکرٹری وزارت تعلیم، مسٹر ضیاء الرحمٰن کنٹرولر آف انسپکشن جنرل ہیڈ کوارٹرز، ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی ڈائریکٹر پاکستان سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ۔ ڈاکٹر عبدالسلام پروفیسر ریاضی امپیریل سائنس کالج لندن، ڈاکٹر رضی الدین صدیقی وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی چوہدری افضل کمشنر زرعی ترقیات پاکستان، ڈاکٹر ایم۔ اے غنی کمشنر زراعت مشرقی پاکستان، ڈاکٹر ہدایت اللہ سابق زرعی رابطہ افسر برائے حکومت پاکستان مقیم ڈھاکہ، ڈاکٹر قدرت خدا، ڈائریکٹر ایسٹرن ریسرچ لیبارٹری، ڈاکٹر اے کے واحد ڈائریکٹر جنرل محکمہ صحت مشرقی پاکستان۔

دھان کی فصل کو ڈیڑھ کروڑ کا نقصان

کلکتہ ۱۶ر جولائی۔ غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق آسام کے ضلع کچھار میں سیلابوں کی وجہ سے صرف دھان کی فصل کو ڈیڑھ کروڑ روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ اس ضلع میں ڈھائی لاکھ بیگھہ کی موسمی فصلوں اور ستر ہزار بیگھہ کی امان کی فصل تباہ ہو گئی ہے۔ سیلاب کی وجہ سے چاول چالیس روپے من تک پہنچ گیا ہے لیکن بعد کی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ اب یہ نرخ تیس روپے ہے

اعلان نکاح

برادرم عزیزم مکرم ملک محمد شیر ولد ملک عبدالجبار صاحب سکنہ ٹوپی کا نکاح محترم مقبول شاہ صاحب ہیڈ کلرک آف ایجنسی پایاں نے عزیزہ نسیمہ اقبال صاحبہ بنت مکرم ماسٹر عبدالاحد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول قیر گڑھ کے ساتھ قیر گڑھ میں مورخہ ۱۰-۵-۵۹ کو بعد نماز ظہر بعوض ۲۰۰۰/- روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت صحابہ کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث مسرت و برکت فرمائے۔

(ندیم سلطان شیر سینیئر اسسٹنٹ جیبر دانقل لنڈی کوتل)